# تحفظِ مدارسِ دینیہ و پیغامِ امن کانفرنس!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں برسر اقتدار آنے والی لیگی حکومت ایک بار پھر مدارس، مساجد، معاہد اور معابد پر قدغن لگانے، ان کے نظام ونصاب کو خراب کرنے اور ان کی آزادی وخودداری کو سلب کرنے کے لیے قومی سلامتی کے نام سے ایک نئی پالیسی متعارف کرانے اور پارلیمنٹ سے منظوری کے لیے کوشاں ہے۔

ایوب خان کے دورِ حکومت سے آج تک ہر آنے والی نئی حکومت مدارس ومساجد کو اپنے مذموم مقاصد اور ناکام ایجنڈے کا حصہ بناتی آئی ہے، اور یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ان کے آقاؤں نے ان کے ذہنوں میں بٹھا دیا ہے کہ تمہاری طویل المیعاد حکومت، سیکولر نظریات کے پرچار، مغربی کلچر وتہذیب کی ترویج واشاعت اور عریانی وفحاشی کے فروغ اور مادر پدر آزادی کے سامنے مضبوط بند اور رکاوٹ دینی حلقے اور اپنی مدد آپ کے تحت چلنے والے یہ مدارس ومساجد ہیں، اگر ان کو پابند کردیا جائے یا ان کی ناک میں نکیل ڈال دی جائے تو پھر حکومت کے غیر اسلامی اقدامات اور مغربی تہذیب وتمدن کے خلاف کسی کو دم مارنے اور بولنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اس لیے ہر حکومت کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف بنائی گئی پالیسیوں پر ہمیشہ خوبصورت عنوان لگاکر اور دیدہ زیب ٹائٹل کا لبادہ اوڑھا کر انہیں قوم کے سامنے پیش کیا گیا۔

مدارس کے بارہ میں آمدہ نئی قومی سلامتی پالیسی کی دستاویز تقریباً نوے صفحات پر مشتمل بتائی جاتی ہے، جس کے تین حصے ہیں: پہلا حصہ خفیہ ہے، دوسرا حصہ بہت ہی اہم ہے اور تیسرا حصہ آپریشنل ہے۔ اس تیسرے حصے کا مواد جس میں مدارس اور مساجد کے بارہ میں تین شقیں ہیں، ان کا ترجمہ اور اصل انگریزی متن الفاظ کی جادوگری وہیرا پھیری اور مغالطوں کی ہنرمندی کو دیکھنے

اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، لکھا ہے:

''......25: دینی مدارس کی مرکزی قومی دھارے کے تعلیمی فریم ورک میں شمولیت کی بھی خواہش ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ ادارے تکثیری معاشرے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، اس لیے یہ بات اہم ہے کہ ان اداروں کو قومی تعلیمی نظام میں ضم کیا جائے، ان کی انتظامیہ کی مدد کرکے، ان کے مالیاتی آڈٹ کرکے اور ان کے تعلیمی نصاب کی منظوری کرکے۔ یہ چیز دوسرے پرائیویٹ تعلیم اداروں پر بھی لاگو ہوگی........''

''۲:......26: قومی سلامتی پاکستان کے نفاذ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ موجودہ لیگل فریم ورک کا از سرنو جائزہ لیا جائے۔ یہ اصلاحی عمل مجرمانہ انصاف کی ضروریات کا بھی جواب دے گا اور پاکستان کے شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو بھی یقینی بنائے گا۔ مجرمانہ انصاف کی اصلاحات کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ریاست کی ریگولیٹری صلاحیت کا (جائزہ) لیا جائے اور ان موجودہ قوانین کو روکا جائے، تدارک بھی کیا جائے جن کے تحت مساجد اور مدارس کام کررہے ہیں.......''

''۳:...... 36: موجودہ اور نئے مدارس اور پرائیوٹ تعلیمی اداروں کی تعریفات وضع کرنے کے بعد ان مساجد اور مدارس کو قومی اور صوبائی تعلیمی اداروں میں ضم کیا جائے۔''

اس نام نہاد قومی سلامتی پالیسی کا جواب تو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت ہر فورم اور ہر سطح پر دے رہی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بات ایسی ہی ہے جیسے کہی جارہی ہے؟ اس کا جواب ایک غیر مسلم صحافی ''گریگری آرکو پلے'' کے اس مضمون سے ملتا ہے، جس کا اردو ترجمہ روزنامہ جنگ کراچی ۲۸/اپریل ۲۰۰۰ء میں ممتاز عالمی جریدہ ''ڈیفینس اینڈ فارن افیئر اسٹیٹجک پالیسی'' کے حوالہ سے شائع ہوا تھا، اس میں لکھا ہے کہ:

''......مدرسوں سے نمٹنے کا عمل ایسے مضامین پڑھانے پر زور دینے اور ان کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کی صورت میں شروع ہوگا جن مضامین کے پڑھنے سے بچوں میں حصولِ روزگار کی اہلیت ولیاقت پیدا ہوگی، دوسرے لفظوں میں مذہبی تعلیم پر قدغن لگانے کی بجائے حکومت اس بات پر زور دے گی کہ مدرسوں کے بنیادی نصاب میں مفید تربیت اور روایتی مضامین کو بھی شامل کرلیا جائے، جبکہ مذہبی تعلیم ان اداروں کے سربراہوں کی صوابدید پر منحصر ہوگی۔ اس بارے میں چیف ایگزیکٹو کو تفصیلی تجویز ۱۶/جنوری ۲۰۰۰ء کے ہفتے میں پیش کی گئی تھی اور توقع ہے کہ اس پر جلد عمل درآمد شروع ہوجائے گا۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کے تعلیمی نظام کو وسیع کیا جائے گا، تاکہ مدرسوں کو ریاست کے زیر کنٹرول تعلیمی نظام کے تحت لایا جاسکے، اس میں مدرسہ کے طلباء کے لیے غیر مذہبی مضامین

میں امتحان کا نظام بھی شامل ہوگا، تاکہ وہ ایک ایسی سند کے ساتھ فارغ التحصیل ہوں جن کی قدر و قیمت بھی ہو''۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۸؍اپریل ۲۰۰۰ء)

بہر حال ''پرانے شکاری نیا جال'' کے مصداق جب یہ نئی ''قومی سلامتی پالیسی'' مدارس کے حوالہ سے زیر بحث لائی گئی تو وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے جہاں یہ طے کیا کہ گزشتہ دس سال میں وفاق کے تحت جن طلباء کرام نے صوبائی اور پاکستان بھر کی سطح پر امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے، ان کو انعامات دیئے جائیں، ان کے مدارس کو حسن کارکردگی شیلڈ سے نوازا جائے، وہاں چاروں صوبوں میں صوبائی سطح پر تحفظِ مدارسِ دینیہ اور پیغامِ امن کانفرنس کے عنوان سے کانفرنسز کا انعقاد کرنے کا بھی فیصلہ کیا۔

اس سلسلہ میں پہلی کانفرنس ملتان قلعہ کہنہ قاسم باغ میں ۲۱؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعرات کو ہوئی جو ہر اعتبار سے اپنی مثال آپ تھی۔ دوسری کانفرنس ۲۳؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز اتوار کو مدارسِ سندھ کی سطح پر جامعہ دارالعلوم کراچی کے احاطہ میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تیسری کانفرنس ۲۵؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز منگل کوئٹہ میں جامعہ امدادیہ سریاب روڈ میں ہوئی۔ چوتھی کانفرنس ۲۷؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعرات کو پشاور میں جامعہ عثمانیہ میں ہوئی اور پانچویں کانفرنس مظفر آباد آزاد کشمیر اور چھٹی کانفرنس ۲۱؍اپریل ۲۰۱۴ء کو اسلام آباد میں ہوگی۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کی کانفرنس میں قائدِ ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم امیر جمعیت علماء اسلام، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نائب مرکزی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان و رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان و مہتمم جامعہ خیرالمدارس ملتان، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی، حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی امیر اہلسنت والجماعت پاکستان، حافظ حسین احمد مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان کے بیانات ہوئے۔

ان قائدین، بزرگوں، اور علمائے کرام نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ مدارس کے خلاف اگر کوئی اقدام کیا گیا تو مدارس کے علماء، طلباء اور مسلمان ان کا بھرپور دفاع کریں گے۔ مدارس کے خلاف سازش عالمی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ آئین کو نہ ماننا جتنا بڑا جرم ہے، اتنا ہی بڑا جرم آئین پر عمل نہ کرنا ہے۔ مدارس اپنے نصاب میں آئے روز جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اصلاحات اور تبدیلی کرتے رہتے ہیں، حکومت کو چاہیے کہ وہ عصری تعلیمی اداروں پر بھی توجہ دے، پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کے اصل محافظ مدارس اور علماء ہی ہیں۔ نظریۂ پاکستان کو محفوظ رکھنے میں مدارس کا سب سے بڑا کردار ہے۔ مدارس عمارت کا نام نہیں، بلکہ استاد اور شاگرد کے باہمی تعلق کا نام ہے جس کو مغربی قوتیں اور انگریز ختم نہیں کرسکا اور نہ ہی آئندہ ختم کرسکیں گے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ: آئے روز حکومتیں مغرب کے اشارے پر مدارس کے حوالے سے نئی نئی پالیسیاں بناتی ہیں۔ ۱۹۹۴ء سے ۲۰۰۴ء تک مدارس کی رجسٹریشن پر مکمل پابندی تھی۔ وفاق ہائے مدارس اور حکومت کے تعاون سے نیا قانون بنا، جس کے تحت مدارس کی رجسٹریشن کی گئی۔ انہوں نے سوال کیا کہ اب اس مسئلے کو دوبارہ کیوں اٹھایا جارہا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ کہیں اسلام اور پاکستان دشمن قوتیں موجود ہیں جو پاکستان کو غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالات اچھے نہیں ہیں۔ دنیا نے طے کیا ہے کہ مدارس کے حوالے سے کچھ کیا جائے، لیکن ہم نے بھی طے کیا ہے کہ ہم مدارس کا ہر محاذ پر تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج آئین کی بات کی جاتی ہے، جتنے بڑے مجرم آئین کو نہ ماننے والے ہیں، اتنے ہی بڑے مجرم آئین پر عمل نہ کرنے والے بھی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ۴۰ سال سے پارلیمنٹ میں پیش نہیں کی جارہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب نے فرمایا کہ: مدارس میں وحی کے علوم پڑھائے جاتے ہیں اور یہی علوم ہماری بقا کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر دین نہ ہوتا تو آج پاکستان بھی نہ ہوتا۔

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے فرمایا کہ: مدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں کے خلاف احتجاج کا سلسلہ جاری رہے گا، اس حوالے سے ملک کے مختلف حصوں میں اس طرح کے بڑے اجتماعات منعقد کیے جاتے رہیں گے۔

مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے فرمایا کہ: مدارس نے ہمیشہ اپنے نصاب میں تبدیلی کی ہے اور وقت کے ساتھ تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ہم نے عصری تعلیم کے خلاف کبھی بات نہیں کی، بلکہ خود بیشتر مدارس میں دین کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دی جارہی ہے۔ انہوں نے علمائے کرام کو ہدایت کی کہ وہ تعلیمی اصلاحات پر مزید توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس سے فارغ ہونے والوں میں نہ صرف علماء، مفسر، ائمہ سامنے آتے ہیں، بلکہ یہاں سے انجینئر اور ڈاکٹرز بھی بنتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کا ماحول جدید دور کے تقاضوں کے مطابق معیاری اور اعلیٰ ہے۔

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے فرمایا کہ: مدارس کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ مدارس کے خلاف اگر کوئی اقدام ہوا تو ہر ممکن اس کا دفاع اور تحفظ کیا جائے گا اور ہم مرتے دم تک اپنی اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پروپیگنڈوں کے باوجود مدارس قائم ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ وفاق المدارس العربیہ ایک عظیم چھتری ہے، جس کے نتیجے میں مختلف الخیال جماعتیں اور رہنما بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں۔

مولانا احمد لدھیانوی صاحب نے فرمایا کہ: حکومت مدارس کی آزادی کو چھیننے کی کوشش کررہی ہے اور بعض قوتیں مدارس کو ختم کرنا چاہتی ہیں، ہم ان کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ دشمن کی گولیاں اور بم دھماکے گزشتہ دو دہائیوں سے کراچی میں مدارس کی راہ میں رکاوٹ بن سکے اور نہ ہی اب حکومتی اقدام رکاوٹ بنیں گے۔

.......................................................................

## جامعہ دارالعلوم کراچی میں منعقدہ کانفرنس میں منظور کی گئی قراردادیں

''۱:...... آج ۲۳/ مارچ یوم پاکستان ہے، آج سے ۶۷/ سال قبل ہمارے اکابر نے ایک خواب دیکھا تھا اور جان ومال کی قربانیوں کے بعد پاکستان کے نام سے اسلامی مملکت معرضِ وجود میں آئی، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کے بعد صف اوّل کے قائدین جلد رخصت ہوگئے اور آزاد وطن کے قیام سے جو توقعات وابستہ تھیں، یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا، حکمرانوں کے نظریاتی ضعف اور اسلامی تعلیمات وقوانین سے انحراف کی نحوست ایسی غالب آئی کہ آج بدامنی، بدعنوانی اور غیر منصفانہ نظام کی وجہ سے ملک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے، جس کی وجہ سے پوری قوم سخت اضطراب اور اذیت میں ہے، ان حالات میں آج کا یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اس ملک میں بلاتاخیر اسلامی نظام نافذ کیا جائے اور آئین میں درج قراردادِ مقاصد اور دیگر اسلامی دفعات کی روشنی میں قانون سازی کرکے آئین پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

۲:...... دینی مدارس اور مساجد کی تاریخ اور اسلام کی تاریخ ایک ہے، ان مدارس ومساجد کے نظام تعلیم ونصاب کی اساس وحی الٰہی ہے۔ یہ دینی مدارس دارارقم اور صفہ کی مساعی جمیلہ کا تسلسل اور انہی درس گاہوں کی شاخیں ہیں۔ ان مدارس نے ہر دور میں امن واخوت کی تعلیم دی ہے اور احترامِ انسانیت کے لیے کام کیا ہے، ان مدارس کے خلاف اصلاحات کے نام سے ہر طرح کے منفی اقدامات کو یہ اجتماع مکمل طور پر مسترد کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ ان دانش گاہوں اور رشد وہدایت کے مراکز کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قومی سلامتی پالیسی بل کو پارلیمنٹ میں موجود علماء کرام، دینی جماعتوں کی قیادت اور جید علماء کرام کی مشاورت کے ساتھ مرتب کیا جائے۔

۳:...... اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، اسلام انسانیت کی فلاح وابدی کامیابی کا ضامن ہے، انتہاء پسندی اور دہشت گردی کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں، اس لیے یہ اجتماع اسلام اور دینی مدارس کے خلاف مغرب کی خوشنودی کے لیے لگائے جانے والے الزامات کو مسترد کرکے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بدامنی کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے سپریم کورٹ کے سینئر ججوں اور اکابر علماء پر مشتمل اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا جائے جو ۳ ماہ کے اندر جامع تجاویز اور سفارشات پیش

کرے اور ان تجاویز اور سفارشات کی روشنی میں راہِ عمل متعین کی جائے۔

۴:...... یہ اجتماع دینی مدارس میں ایجنسیوں کی بے جا مداخلت، اساتذہ اور طلبہ کو ہراساں کرنے اور عمومی طور پر علماء کرام اور طلبہ کے خلاف ٹارگٹ کلنگ کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس کے فوری سد باب کا مطالبہ کرتا ہے۔

۵:...... یہ عظیم اجتماع وفاقی شرعی عدالت میں علوم شرعیہ کے ماہرین کا تقرر کرنے اور عدالت کے فیصلوں کو سپریم اتھارٹی دینے اور سود سمیت جاری کیے گئے دیگر فیصلوں پر عملدرآمد کا طریقہ کار طے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۶:...... یہ اجتماع امریکہ اور ناٹو افواج کی طرف سے افغانستان پر مسلط کردہ جنگ میں پاکستان کو پہنچنے والے نقصانات کے ازالے کا مطالبہ کرتا ہے اور ڈرون حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے پاکستانی باشندگان کے ورثہ کو دیت ادا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۷:...... یہ عظیم الشان اجتماع پاکستان کے مختلف علاقوں بالخصوص فاٹا میں مساجد و مدارس کے انہدام اور نہتے شہریوں پر ڈرون حملوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور تمام مدارس و مساجد کی از سرِنو تعمیر کرنے اور جملہ نقصانات کے ازالہ کا مطالبہ کرتا ہے۔

۸:...... یہ اجتماع طالبان اور حکومت میں مذاکرات کا خیر مقدم کرتا ہے اور مذاکرات کو بامقصد اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے پارلیمنٹ کی منظور شدہ قراردادوں اور قبائل کے جرگہ میں طے شدہ امور کو پیش نظر رکھنے کا مطالبہ کرتا ہے، نیز مذاکرات کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے خواتین اور بچوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۹:...... علماء کرام، مشائخ عظام، طالبانِ علومِ نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بے حیائی، فحاشی وعریانی اور بے حجابی کو ملکی قوانین، اسلامی اقدار و اخلاق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیتا ہے اور اس کو مغرب کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش قرار دیتا ہے اور میڈیا کے لیے ضابطۂ اخلاق مقرر کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، نیز یہ اجتماع اسلامی سربراہی کانفرنس سے مغربی ثقافت کی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے اجتماعی طور پر مؤثر اقدامات کی سفارش کرتا ہے۔

۱۰:...... یہ اجتماع کراچی میں ٹارگٹ کلنگ، بھتہ خوری اور لاقانونیت، علماء کرام اور طلبہ کی پے در پے شہادتوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا اور عوام کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے مؤثر اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۱:...... یہ عظیم الشان اجتماع پاکستان کی قدیم دینی درس گاہ اور جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی میں نہتے طلبہ کی شہادت، مسجد و مدرسہ کو جلانے اور تاجروں کے اموال لوٹنے اور جلانے کی شدید مذمت کرتا ہے اور ابھی تک مسجد کی تعمیر شروع نہ کرنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے، یہ اجتماع حکومت پنجاب سے وعدہ کے مطابق فوری طور پر مسجد کی تعمیر شروع کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۲:...... یہ عظیم الشان اجتماع دینی مدارس کی اسناد کی بنیاد پر ایم فل اور پی ایچ ڈی میں قواعد کے مطابق داخلے دینے میں رکاوٹ نہ ڈالنے، نیز ۱۷ ر نومبر ۱۹۸۲ء کو بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر: acad۸۲/۱۲۰ / ۱۱۸-۸ کی روشنی میں الشہادۃ العالمیۃ کے تسلسل میں تحتانی اسناد کے لیے بھی فوری طور پر اتحادِ تنظیمات کی مشاورت سے نوٹیفکیشن جاری کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۳:...... یہ عظیم الشان اجتماع ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے باہمی اختلاف کو اپنے اپنے دائرہ کار تک محدود رکھنے کو ضروری قرار دیتا ہے، نیز حکومت اور مذہبی جماعتوں سے فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی کی اپیل کرتا ہے۔

۱۴:...... یہ عظیم الشان اجتماع مدارس کی رجسٹریشن میں حائل مشکلات کو دور کرنے، نیز مدارس کی رجسٹریشن کی ہر سال تجدید کی شرط کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۵:...... یہ اجتماع تمام گمشدہ شہریوں کی فوری برآمدگی، نیز ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے حکومتی سطح پر مؤثر اقدامات کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۶:...... یہ عظیم الشان اجتماع وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی دینی مدارس کے لیے گرانقدر خدمات پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

۱۷:...... یہ اجتماع تبلیغی جماعت کے عظیم رہبر اور عالم اسلام میں دعوتِ دین کے سرخیل مولانا زبیر الحسنؒ کے سانحۂ وفات پر صدمہ کا اظہار کرتا ہے اور ان کی عظیم تبلیغی، اصلاحی اور تعلیمی خدمات پر ان کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے سانحۂ وفات کو ملی سانحہ قرار دیتا ہے اور حضرت والا کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے''۔

..........................................................

## جامعہ دارالعلوم کراچی میں منعقدہ کانفرنس کا اعلامیہ

''وفاق المدارس العربیہ کی ''تحفظِ مدارسِ دینیہ اور پیغامِ امن'' کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع ملک میں پھیلے ہوئے ہزارہا دینی مدارس کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے، جنہوں نے نہ صرف پاکستان، بلکہ بیرونِ پاکستان بھی علم دین کی نشر و اشاعت اور دعوت و اصلاح کا نور پھیلانے اور علم وتحقیق کے شناور پیدا کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا اور آج کی اس کانفرنس میں وفاق المدارس کے تحت امتحان میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو اسنادِ انعام دی گئی ہیں، ان کو، ان کے اساتذہ اور والدین کو یہ اجتماع مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صدق و اخلاص کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

یہ عظیم الشان اجتماع وفاق المدارس الدینیہ کی ان کوششوں کو بنظرِ استحسان دیکھتا ہے جو وہ مدارس کی تنظیم اور ان کو مؤثر اور فعال بنانے اور ان کے دفاع کے سلسلے میں انجام دیتا رہا ہے۔

یہ عظیم الشان اجتماع اس حقیقت کا اعادہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کا بنیادی مقصد یکسوئی کے ساتھ اسلامی علوم میں اختصاصی مہارت پیدا کرنا ہے اور وہ اس مقصد کے لیے خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اسلام دشمن عناصر ہمیشہ ان مقاصد میں انہیں ناکام بنانے کے لیے ان کے خلاف مختلف قسم کے پروپیگنڈے کے ہتھیار استعمال کرتے رہے ہیں، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ عظیم الشان اجتماع ۲۳؍ مارچ یعنی اس تاریخ میں منعقد ہو رہا ہے جو ملک بھر میں یومِ پاکستان کے طور پر منایا جارہا ہے، اس موقع پر یہ عظیم الشان اجتماع اس حقیقت کا اعادہ کرتا ہے کہ پاکستان کا استحکام اس میں امن وامان کا قیام اور اس کے اصل مقصدِ وجود یعنی نفاذِ شریعت کو بروئے کار لانا ملک کے ہر شہری کا بنیادی مطمح نظر ہونا چاہیے اور دینی مدارس حسب سابق ان مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے ان شاء اللہ! اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے، کیونکہ نفاذِ اسلام ہی استحکامِ پاکستان کی ضمانت ہے''۔

.........................................................

حکومت کو چاہیے کہ وہ علماء کرام، پاکستان بھر کے عوام اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے موقف کو سمجھے اور اس روح پر پورا اجتماع میں منظور کی گئی قراردادوں کی روح کے مطابق ان پر عمل کرائے۔

حکومت کو عقل وشعور سے کام لیتے ہوئے سوچنا چاہیے کہ ان کے خلاف کیا سازش ہو رہی ہے؟ کہیں ان کو قوم وملت اور دین ومذہب سے ٹکرا کر بدنام کرنے کی سازش تو نہیں ہو رہی؟ کہیں کمال اتاترک کی طرح ان سے اسلامی تہذیب وتمدن کی بیخ کنی کا کام لے کر انہیں عوامی غیظ وغضب کا نشانہ بنانے کی کوشش تو نہیں کی جارہی؟ اس لیے کہ مغربی طاقتوں اور عیسائی قوتوں کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے آج تک کبھی کلیسا پر چڑھائی کا منصوبہ نہیں بنایا تو مسلمان حکمران مسجد ومدرسہ پر آئے دن کیوں قدغنیں لگاتے اور انہیں ملیامیٹ کرنے کے منصوبے بناتے ہیں؟

بہرحال اربابِ حکومت کو اپنے پیش روؤں کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور مدارس کے خلاف بنائی گئی پالیسیوں پر عمل کی غلطی نہیں کرنا چاہیے، **إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت وما توفيقي إلا بالله**۔

**وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين**